السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

مرد و عورت بغیر شادی و نکاح کے رہتے ہیں اور ایک دوسرے سے ازدواجی تعلقات بھی استوار کئے ہوئے ہیں۔ شریعت اسلامیہ کا ان کے بارے میں کیا حکم ہے؟ قرآن وسنت کی روشنی میں مسئلہ کا حل درکار ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ تعالیٰ نے جرائم کے اختتام کے لئے قرآن مجید میں مختلف جرائم کے اعتبار سے مختلف سزاؤں کا تذکرہ کیا ہے۔ اسی طرح جب دو مرد و عورت آپس میں برا فعل سرانجام دیتے ہیں اور زنا جیسے فحش و قبیح فعل کا ارتکاب کر لیتے ہیں تو شریعت نے ان کے لئے جو سزا تجویز کی ہے اس کی تفصیل درج ذیل ہے:

شادی شدہ مرد و عورت زنا کریں تو ان کو رجم کیا جائے اور اگر غیر شادی شدہ ہوں تو ان کو سو کوڑے لگائے جائیں اور ایک سال کے لئے جلاوطن کر دیا جائے۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

الزَّانِيَةُ وَالزَّانِي فَاجْلِدُوا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ ۖ وَلَا تَأْخُذْكُم بِهِمَا رَأْفَةٌ فِي دِينِ اللَّهِ إِن كُنتُمْ تُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ ۖ وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِينَ ٢ ...النور

''زناکار عورت و مرد میں سے ہر ایک کو سو کوڑے لگاؤ ان پر اللہ تعالیٰ کی شریعت کی حد جاری کرتے ہوئے تمہیں ہرگز ترس نہیں کھانا چاہیے اگر تمہیں اللہ تعالیٰ اور یوم آخرت پر ایمان ہے اور ان کی سزا کے وقت مومنوں کی ایک جماعت موجود ہونی چاہیے۔'' (النور: ۲)

تمام مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت عام مخصوص منہ البعض یعنی اللہ تعالیٰ کا یہ حکم عام نہیں کہ ہر قسم کے زانی کو ۱۰۰ کوڑے لگائے جائیں بلکہ یہ دیگر ادلہ شرعیہ کی بنا پر خاص ان لوگوں کے متعلق ہے جو کنوارے غیر شادی شدہ ہوں۔ حدیث پاک میں اس کی مزید تفصیل جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول ہے اس میں ایک سال کے لئے جلاوطنی بھی ہے جیسا کہ عنقریب مذکور ہوگا۔ اور جو شادی شدہ ہوں ان کے لئے رجم ہے۔ اس طرح غلام یا باندی جرم کر بیٹھے تو اس کے لئے ۵۰ کوڑے ہیں یعنی ۱۰۰ کوڑوں کا نصف جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

فَإِنْ أَتَيْنَ بِفَاحِشَةٍ فَعَلَيْهِنَّ نِصْفُ مَا عَلَى الْمُحْصَنَاتِ مِنَ الْعَذَابِ...٢٥ ...النساء

''اگر باندیاں بے حیائی کا ارتکاب کریں تو ان پر آزاد عورتوں کی نسبت سے نصف سزا ہے۔'' (النساء: ۲۵)

لہٰذا مذکورہ بالا سورۂ نور کی آیت کا حکم عام نہیں ہے بلکہ دیگر شرعی ودلہ کی بنا پر کنوارے کے لئے خاص ہے۔ شادی شدہ کے لئے جو رجم کی سزا ہے وہ یہ ہے کہ دو آدمی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے ایک نے کہا یا رسول اللہ! میرا بیٹا اس کے ہاں ملازم تھا وہ اس کی بیوی سے زنا کر بیٹھا میں نے اس کے بدلے ایک سو بکریاں اور ایک لونڈی دی ہے پھر میں نے علماء سے دریافت کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ میرے بیٹے پر شرعی سزا سو کوڑے اور ایک سال جلاوطنی ہے اور اس کی بیوی پر رجم ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لَأَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللَّهِ الْمِائَةُ شَاةٍ وَالْخَادِمُ رَدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَتَغْرِيبُ عَامٍ وَيَا أُنَيْسُ اغْدُ عَلَى امْرَأَةِ هَذَا فَسَلْهَا، فَإِنِ اعْتَرَفَتْ فَارْجُمْهَا، فَاعْتَرَفَتْ، فَرَجَمَهَا))

''میں تمہارے درمیان کتاب اللہ سے فیصلہ کر دوں گا۔ لونڈی اور سو بکریاں تجھے واپس دلوا دی جائیں گی اور تیرے لڑکے پر ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی ہے اور اے انیس تو اس کی بیوی کے پاس جا اگر وہ اعتراف کر لے تو اس کو سنگسار کر دینا اس نے اعتراف کر لیا اور اسے رجم کر دیا گیا۔'' (موطا مالک ۲/۸۲۲، بخاری ۵/۵۰۱، ۱۳/۱۸۵، ۱۲/۱۳۶، مسلم (۱۶۹۷)، ابوداؤد (۴۴۴۰) نسائی ۸/۲۴۰، ترمذی ۱۴۳۳، ابن ماجہ ۲۵۴۵، دارمی ۲/۹۸، احمد ۴/۱۱۵، عبدالرزاق ۱۳۳۰۹، حمیدی ۸۱۱، طیالسی ۹۵۳، ابن حبان ۴۴۲۰، بیہقی ۸/۲۲۲، ۲۱۲، شرح السنہ ۲۷۱۰، المنتقیٰ لابن جارود ۸۱۱)

مذکورہ بالا حدیث صحیح سے معلوم ہوا کہ کنوارہ زنا کرے تو ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی شادی شدہ پر رجم یعنی سنگساری ہے۔

اسی طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ اپنے خطبہ میں ارشاد فرمایا لوگوں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو حق کے ساتھ بھیجا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی کتاب نازل فرمائی اور اس مین رجم کی آیت بھی تھی جس کو ہم نے پڑھا اور یاد رکھا اور عمل کیا۔ مجھے ڈر ہے کہ کچھ زمانہ گزرنے کے بعد کوئی یہ نہ کہے کہ ہم رجم کو کتاب اللہ میں نہیں پاتے کہیں ایسا نہ ہو کہ فریضہ خداوندی کے ترک کرنے کے باعث لوگ گمراہ ہو جائیں۔ فرمایا:

((ألا وإن الرجم حق على من زنا إذا أحصن وقامت البينة او كان الحمل او الإعتراف إلا وإن رسول الله قد رجم ورجمنا معه))

''آگاہ ہوجاؤ بے شک رجم اس آدمی پر جو شادی شدہ ہو اور زنا کا مرتکب ہو حق ہے جب اس پر دلیل قائم ہوجائے یا حمل ٹھہر جائے یا مجرم اعتراف کرلے متنبہ رہو بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رجم کیا اور ہم نے بھی رجم کیا۔'' (بخاری ۱۲/۱۳۷، مسلم ۱۲۹۱، ابوداؤد ۴۴۱۸، احمد ۴۷، ۴۰، ۲۹۱ وغیرہ)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ رجم کی سزا شادی شدہ پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں بھی نافذ تھی اور خلفاء کے دور میں یہی سزا نافذ العمل تھی۔

مذکورہ بالا آیت اور احادیثِ صحیحہ مرفوعہ میں صراحتاً یہ بات موجود ہے کہ کنوارہ آدمی ۱۰۰ کوڑوں اور ایک سال جلاوطنی اور شادی شدہ رجم کا مستحق ہے لہٰذا سوال میں مذکورہ دونوں افراد جو کہ کنوارے ہیں اور بغیر شادی کے میاں بیوی کے حقوق کی طرح رہ رہے ہیں اور اس پر چار گواہ بھی قائم ہیں یا وہ خود اس جرم کا اقرار کرلیتے ہیں یا عورت کو حمل ٹھہر جاتا ہے اور ہر سہ صورت میں حد قائم ہوگی اور انہیں ۱۰۰ کوڑے اور ایک سال کی جلاوطنی کی سزا دی جائے گی۔

اگر وہ یہ کہیں کہ ہم بہن بھائی کی طرح اکھٹے رہتے ہیں اور زنا کے مرتکب نہیں پھر بھی غلط ہے اور وہ فعل حرام کے مرتکب ہو رہے ہیں کیونکہ کوئی مرد اور عورت جو کہ غیر محرم ہیں ان کی خلوت صحیح نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((لایخلون رجل بامراۃ إلاوکان ثالثھما الشیطان))

''کوئی مرد کسی عورت سے خلوت نہیں کرتا مگر تیسرا ان کے ساتھ شیطان ہوتا ہے۔''

اسی طرح ایک حدیث میں عورت کے وہ تمام مرد رشتہ دار جو اس کے خاوند کی طرف سے بنتے ہیں ان کے ساتھ خلوت کو موت کہا گیا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا الحمو الموت لہٰذا ان کی فی الفور جدائی کرا دی جائے اور فعل حرام کے ارتکاب کی وجہ سے ان کو تعزیراً سزا دی جائے اور فعل زنا ثابت ہو تو مذکورہ بالا سزا جاری کی جائے۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ